بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار خالق اللیل والنہار کو اور درود نامحدود رسول قائم اللیل وصائم النہار کو اللّٰہم صلّ علیہ
وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ابدا ابدا بعد اسکے محمد قطب الدین دہلوی عرض کرتا ہے بھائی
مسلمانوں کی خدمت بابرکت مین کہ نماز تہجد کی اگرچہ اکثر فقہا نے مستحب لکھی ہے لیکن بعض محققین کے
نزدیک سنت موکدہ ہے چنانچہ ملا علی قاری مرقاۃ مین لکھتے ہین فکان قیام اللیل [illegible]
عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وسنت عند الشافعی رحمہ اللہ یعنی تھا قیام رات کا سنت موکدہ ابی حنیفہ
رحمہ اللہ کی نزدیک اور سنت یعنی مستحب ہے نزدیک شافعی رح کی اور قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ فرماتے
ہین ملا بد منہ مین کہ نماز تہجد سنت موکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہی ترک نفرمودہ واگر احیانا
فوت شدہ دوازدہ رکعت در روز قضا فرمودہ انتہی اور ایسا ہی مولنا اسحق صاحب رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ حدیثون سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نماز سنت موکدہ ہے انتہی اور در المختار مین
لکھا ہے کہ سنت موکدہ کی ترک سے گناہ لازم آتا ہے جیسا کہ واجب کی ترک سے گناہ لازم آتا ہے
چنانچہ باب الاذان مین لکھتے ہین وہو سنت للرجال فی مکان عال موکدۃ ہی کالواجب فی
لحوق الاثم انتہی پس جبکہ یہہ نماز بعض اہل تحقیق کی نزدیک سنت موکدہ ٹھیری اور سنت موکدہ
کی ترک سے گنہگار ہوتا ہے تو لوگون کو چاہیے کہ اس نماز کو پڑھا کرین ترک نکیا کرین اور اکثر صاحب
اس سے بہت سے غافل ہین اسلیئے اس عاجز نے چاہا کہ ایک رسالہ اسکی فضائل وغیرہ مین

لکہون تا لوگ ثواب و فوائد اسکی دیکہکر سرگرم ہون اسکی مداومت پر اور نام اسکا ناشِئۃ اللیل
رکہا اور مشتمل ہی یہہ چند فصلون پر فصل پہلی بیچ بیان رغبت دلانیکی قیام رات پر آیتون
اور حدیثون سی دوسری فصل بیچ حکایات بزرگون کی شب بیداری مین تیسری فصل رات کی
نماز کی بیان مین فصل چوتہی بیان مین اون اذکار کی کہ پڑہتی تہے حضرت جب کہڑی ہوتی رات
کو نماز کی لیئی فصل پانچوین بیان مین میانہ روی کرنی کی عمل مین فصل چہٹی وتر کی بیان مین
اللہم وفقنا لما تحب وترضی وصل علی نبینا وسیدنا ومولنا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم ❊

فصل بیچ بیان رغبت دلانی کی قیام رات پر اللہ جل شانہ نی سورہ فرقان مین اپنی خاص
بندونکو ذکر فرمایا ہی ازانجملہ تہجد گذارون اور شب بیدارون کو بہی گنا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِیْنَ
یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا یعنی اور بندی رحمن کی وہ ہین جو رات کاٹتی ہین اپنی
رب کے آگی سجدی مین یا کہڑی **ف** تفسیر جلالین مین اسکی تفسیر مین لکہا ہی یعنی نماز
پڑہتی ہین رات کو یعنی تہجد اور بحر العلوم مین لکہا ہی یعنی نماز مین رات گذارتی ہین اور
ذکر مین بندگان خاص اور عاشقان الہی کا ہی کہ قیام شب اور ذکر الہی قوت اونکا ہوا
ہی اللہم اجعلنا منہم اور سورہ سجدی مین فرمایا ہی اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۞ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۞ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنی ہماری آیتون پر
ایمان لاتی ہین وہ لوگ کہ جب سمجہائی آیتون سے گر پڑتی ہین سجدہ کر کر اور پاک ذات کو یاد
کرین اپنی رب کی خوبیون سی اور وہ تکبر نہین کرتی الگ رہتی ہین پہلو اونکی سونی کی جگہہ سی
یعنی بسبب نماز تہجد پڑہنی کی رات کو پکارتی ہین اپنی رب کو ڈر سی یعنی عذاب کی ڈر سی اور لالچ
سی یعنی جنت کی لالچ سی **ف ۱** اور ہمارا دیا کہہ خرچ کرتی ہین سو کسی جی کو معلوم نہین جو
چہپا دہرا ہی اونکی واسطی جو ٹہنڈک ہی آنکہون کی یعنی چین و آرام کی چیزین جنت کی بدلا انکا

سجدہ

جو کرتی تہی **ف** مشہور یہہ ہی کہ یہہ آیۃ تہجد گذارون کی حق مین اوتری ہی حدیث مین ہی
عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ
وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ الخ اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی عَجِبَ
رَبُّنَا مِنْ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِہٖ وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَھْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ رَغْبَۃً
فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقَۃً مِّمَّا عِنْدِیْ الخ اور اور حدیثون مین بہی فضیلت قیام شب کی
بہت اور مشہور ہین خدا تعالی سبکو توفیق دی اور کہا ہی بزرگون نی کہ بدون اسکی ولایت
کی درجہ کو نہین پہنچتا اور بعضون نی کہا ہی کہ مکان بعض انصار کی رسول مختار کی مسجد سی
دور تہی جب وہ نماز مغرب کی آنحضرت کی ساتہہ پڑہتی تہی وہین رہتی تہی تاکہ عشا آنحضرت
کی ساتہہ پڑہین اور بعد عشا باجماعت کی اپنی گہر جاتی تہی اور عشا کی وقت تک نوافل مین
مشغول رہتی تہی یہہ آیۃ اونکی شان مین نازل ہوئی ہی پس مراد تجافی سی نماز اوابین ہوگی
کہ مابین مغرب اور عشا کی ہی اور بقول بعض کی یہہ آیۃ بیچ حق اون لوگون کی ہی کہ نماز
صبح اور عشا کی جماعت سی ادا کرتی ہین حدیث مین آیا ہی مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ
جَمَاعَۃٍ کَانَ کَقِیَامِ نِصْفِ لَیْلَۃٍ وَمَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ کَانَ کَقِیَامِ
لَیْلَۃٍ یعنی جسنی نماز پڑہی جماعت مین ہوا ثواب مانند ثواب قیام آدہی رات کی اور جسنی نماز
پڑہی جماعت مین ہوا ثواب مانند ثواب سارے رات کی بحر العلوم اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ الخ یعنی جمع کیی جاوینگی
لوگ ایک زمین پر روز قیامت کی پہر پکاریگا پکارنیوالا پس کہیگا اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ
تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یعنی کہان ہین وہ لوگ کہ الگ ہوتی تہی پہلو اونکی
بسترون سی یعنی تہجد گذار پس اوٹہین گی وہ اور ہونگی وہ تہوڑی پہر داخل ہونگی بہشت مین
بغیر حساب کی پہر حکم کیا جاوی گا تمام لوگون کو جانیکا طرف حساب کی یہہ حدیث مشکوۃ کی
باب الحساب والقصاص مین ہی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی

کہڑی ہوئی پس کہتی یا ایہا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا نفخہ پہلا یعنی آویگا اوسکی نفخہ دوسرا آئی موت ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی آئی موت ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے یعنی عذاب و ثواب اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گرہ لگاتا ہی شیطان ایک تمہاری کی سر کی گدی پر جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہین مارتا ہی ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے سونیوالی کی دل مین کہ اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سورہ پس اگر جاگا وہ شخص پہر یاد کیا اللہ کو یعنی دلسی یا زبان سی تو کہل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کے پہر اگر وضو کیا تو کہلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کی پہر اگر نماز پڑہی تو کہلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور نہ ذکر کیا اور نہ نماز پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل **ف** کہا ابن ملک نی کہ مراد گرہ سی گرہ کسل کی ہی یعنی باعث [illegible] اوسکو کسل پر اور کہا میرک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی اوپر گرہ مین بعضو[illegible] کہا ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر کہ حقیقت گرہ لگاتا ہی جیسیکہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہین اور مؤید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقاۃ مین ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ محمول ہی مجاز پر گویا تشبیہ دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوۃ سے سونیوالے کی ساتہہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد اوسکیسی اور آیا ہی کہ قیام کیا نبی صلعم نی یعنی راتکو حتی تورمت قدماہ یعنی یہانتک کہ سوجہہ گئی قدم مبارک آپکی پس کہا گیا کہ کسواسطی کرتی ہین آپ یہہ حال آنکہ بخشی گئی آپکی لئی وہ گناہ آپکی کہ پہلی ہوی اور وہ گناہ کہ پیچہی ہون فرمایا افلا اکون عبدا شکورا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکر گذار **ف** یعنے اللہ تعالی نی جو میری سب گناہ بخشدی ہین تو پس مین کیا مشقت عبادہ کی چہوڑدون اور بندہ شکر گذار نہوؤن نہ بلکہ یہہ نعمت مغفرۃ کی اور اور نعمتین کہ مجہی عطا ہوئی ہین اوسکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادہ چاہیئے تا مین بندہ شکر گذار ہوؤن حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نی عبادت کی واسطی رغبت کے اور

آرزوی جنت و ثواب کی پس یہہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نی عبادۃ کی واسطی ڈر
کی یعنی دوزخ اور عذاب کی ڈر سی پس یہہ عبادۃ غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادۃ کی
واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادون کی ہی کیا خوب کہا ہی حافظ شیرازی نی
سے تو کار ہمچو گدایان بشرط مزد مکن + کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ؛ اور آیا ہی کہ ذکر
کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ
وہ سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا طرف نماز کی فرمایا یہہ شخص ہی کہ پیشاب کر جاتا ہی شیطان
اوسکی کان مین یا فرمایا اوسکی دونون کانون مین **ف** نہین اوٹھتا طرف نماز کی یعنی
نماز تہجد کی لئی یا نماز صبح کی لئی نہین اوٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نی تو کہا ہی
کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سی منقول ہی کہ وہ سو رہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض
اونہون نی خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ اور اوٹہایا اوسنی پاؤن [illegible]
پہر پیشاب کیا اونکی کان مین اور حسن بصری سی منقول ہی کہ اگر وہ لگاتی ہاتہہ اپنا کان کو
تو پاتی اوسکو تر یعنی پیشاب سی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ شیطان اوسکو
حقیر جانتا ہی اسلئی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اوسپر
اور آیا ہی کہ جاگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہبرائی ہوئی فرماتی تہی سبحان اللہ
کسقدر اوتاری گئی ہین آجکی رات مین خزانہ اور کسقدر اوتاری گئی ہین فتنی کون شخص ہی
کہ جگا دی حجری والیون کو مراد رکہتی تہی آپ اس سی بیویان اپنی تا کہ نماز پڑہین یعنی نماز
پڑہ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنون سی رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ
فی العقبی یعنی اکثر پہنی والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہون گی آخرۃ مین **ف** یعنی خزانی
مال کی جو آنحضرت کی امت کو پہنچنی مقدر تہی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی
طرح سی جو فتنی ہونی مقدر تہی امت مین وہ بہی حضرت کو پہلی سی معلوم ہوی اور اخیر جملہ
حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی پہنینگی اور آخرت مین عملونسی خالی ہو نگے

متفق علیہ

رواہ البخاری

یا یہہ کہ پہنی ہوی ہونگی کپڑی نیند کی یعنی لسبب نیند کی خدا کی یاد سی غافل ہونگی اور اخرت
مین درجون اور بزرگیون سی خالی ہون گی یا یہہ کہ بنا بر ظاہر کی اور کہنی کی کپڑی پہنی ہوی
ہونگی دنیا مین او حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہون گی جیسی پہنا ہہین کپڑی کا یا لباس جا
کا اور ملا علی قاری ہہ نی لکہا ہی کہ مراد خزانون سی رحمت ہی اور فتنون سی عذاب اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہی اور بلند قدر
ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نچلی کی اوسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچہلی فرماتا
مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ الخ یعنی کون ہی کہ دعا کری
مجہسی پس قبول کرون مین اوسکی لئی کون ہی کہ مانگی مجہسی پس دون مین اوسکو کون ہی
کہ بخشش چاہی مجہسی پس بخشون مین اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک
روایت مین یہہ ہی ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْہِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ
حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ یعنی پہر کہولتا ہی اللہ تعالی دونون ہاتہہ اپنی یعنی لطف و رحمت
اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی ایسیکو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنی والا ہی
صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور
امام مالک رحمہما اللہ وغیرہما نی یہہ لکہی ہی کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی
ہین اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقاۃ مین مذکور ہی یا یہہ متشابہات سی ہی کہ علم
اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنی دعا کی ہین پکارنا جیسا کہ کہی بندہ یارب اوسکی مقابلہ مین اجابت
و قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی
مقابلہ مین ہی دینا مطلوب کا اور کبہی دعا اور سوال ہر ایک بجای دوسری کی بہی واقع
ہوتی ہین اور یہہ روایت منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی
جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گذرتی ہی آدہی رات
یا دو تہائی رات اسلئی کہ احتمال ہی یہہ کہ نزول ہو بعضی راتون مین اوسطرح اور بعضی مین

اسطرح کہا یہہ ابن حبان نی آور قرض دی یعنی دیوی عبادۃ بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کی اور
یعنی عوض کی رب غنی ہی کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفا ر
عہد نکری یا ناقص دیوی ثواب یعنی کون ہی کہ عمل کری دنیا مین بنظر امید ثواب ملنی کی آخرت مین
واسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی ادا حق اوسکی سی اور واسطی عادل کی کہ نہین ظلم کرتا قرض
دینی والی پر ساتہہ ناقص کرنی اوس چیز کی کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ اور بہت ثواب دیتا ہی اوسکو
اور وصف کیا ذات پاک اپنی کو ساتہہ نفی ان دو وصفون کی اسلئی کہ مانع قرض دینی سی
اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سی پاک ہی اس نکتی
یہہ ہوی کہ جو کوئی کری بہلائی دنیا مین پاویگا جزا کامل میری پاس عقبی مین اور فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہ رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان اوس
حالمین کہ مانگی اوسمین اللہ سی بہلائی امر دنیا اور آخرۃ کیسی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب
مین ہی **ف** دیتا ہی حقیقۃً یا حکماً اور یہہ ساعت معین ہی یا مبہم بعضی کہتی ہین کہ مبہم ہی
مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ ساعت آدہی رات کی ہی اور فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازون مین طرف اللہ کی نماز داؤد کی ہی اور بہترین روزون مین
طرف اللہ کی روزی داؤد کی ہین وہ سوتی آدہی رات اور قیام کرتی تہائی رات اور پہر سوتی چہٹی
حصی اوسکی مین اور روزہ رکہتی ایکدن اور افطار کرتی ایکدن **ف** اسطرحکی نماز محبوب اسلئی ہی
کہ جب نفس دو ثلث مین رات کو سووی گا تو نشاط عبادۃ مین خوب ہووےگی اور روزی اسطرحکی
محبوب اسلئی ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شب اور زندہ رکہتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر
ہوتی حضرتکو حاجت طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کی روا کرتی حاجت اپنی پہر سوتی پہر اگر ہوتی وقت پہلی
اذانکی جنبی تو اوٹہتی اور ڈالتی اپنی اوپر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہوتی جنبی تو وضو کرتی نماز کی لئی پہر
پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی **ف** یہہ حدیث حضرت عائشہ سی مفصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین

کہا حضرت عائشہؓ نی کہ تہی رسول خدا سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشاء کی آدہی رات تک
پہر اوٹہتی تہی چوتہی حصی چوتہی اور پانچوین مین تہجد کی لیٔ پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر پہونی
بر آتی یعنی سوتی کی لیٔ اسلیٔ کہ وہ مستحب ہی سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی
نماز صبح پر اور اوسکی مابعد کی وظائف و طاعات پر پہر جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتی اپنی اہل
سی پہر جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی اوپر پانی یعنی نہاتی اگر ہوتی جنبی تو
وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد پڑہنی سنتون کی گہر مین تمام ہوی حدیث اسحدیث سی واضح
ہوگی یہی حدیث اول کی اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت بعد صحبت کرنی کی وضو کرکر آرام کرتی
ہونگی اور مراد پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر ہی اور اسحدیث سی
معلوم ہوا کہ حضرت آدہی رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چہٹی
حصی شب کی مین عشا تک جاگتی رہتی پہر دوسری اور تیسری سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی
اور پانچوین سدس مین جاگتی رہتی پہر چہٹی سدس مین سوتی پس تین سدس سوتی اور تین
سدس جاگتی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑہتی
اسلیٔ کہ یہہ طریقہ اچہی لوگون کا ہی کہ پہلی تمہاری تہی اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا
ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہون کا ہی اور گناہون سی باز رکہنی والا
ہی اور مراد اچہی لوگون سی انبیاء اور اولیاء ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ہمتین یہہ نماز
بطریق اولی پڑہنی چاہئی اسلیٔ کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات
کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سی نہین ہی بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص ہین یعنی تین طرح کی لوگ ہین کہ ہنستا
ہی اللہ تعالی طرف اونکی یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکہتا ہی طرف اونکی نہایت نظر عنایت
و رحمت سی ایک تو وہ شخص کہ کہڑا ہو کر رات کو نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف
درست کرین واسطی پڑہنی نماز کی ساری حدیث بیان فرمائی اور کہا عمرو بن عبسہ نی کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہوتا پروردگار کا بندی سی درمیان رات پچھلی کی ہی
پس اگر ہو سکی تجھسی یہہ کہ ہو تو اون شخصون مین سی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو اوسوقت مین پس ہو یعنی
کوشش کر اسکی کہ ہووی تو اون مین سی **ف** نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اوسکی کا اور
درمیان رات پچھلی کے کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر سی ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی
لیی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریائی کی ہین ابتداء ظہور نبوت مین کہ آنحضرت
مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین تہی اونکی دلمین یکایک نور توحید کا اور کراہت بت پرستی اور شرک
کی پڑی پس سنا کہ ایک شخص مکہ مین پیدا ہوا ہی کہ لوگون کو توحید کی طرف بلاتا ہی اور بتون کی
عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکی مین آئی اور خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی آنحضرت اون دنون
مین بحکم اللہ تعالی کی اعداء دین کی نظر سی پوشیدہ تہی اوہنون نی قریش سی پوچھا کہ تم مین کوئی
شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ روش تمہاری سی نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نی کہا ہان
ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادی کا چھوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی ہی **فرد** دیوانہ کنی ہر دو
جہانش بخشی * دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند * اوہنون نی کہا کہ پہر وہ کہان ملینگی لوگون نی
کہا کہ وہ آدہی رات کو نکلتا ہی اور گرد اس خانہ کعبہ کے پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی
اور کعبہ کی پردی مین چہپ رہی ناگہان ایک شخص کو دیکہا کہ ظاہر ہوا اور کیا شخص ہے وہ کہ سب
آدمی خاک آستانہ اوسکی کی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کے پہرتا ہی عمرو بن
عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا کہ کون شخص ہی تو اور دین تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول
خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نی کہا مین بہی اس دین کو دوست رکہتا ہون
پہر وہ ایمان لائی وہ تیسری یا چوتھی ہین دین مین پس حضرت نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا
کہ پروردگار میری نی وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا تو میری پاس آنا پس بعد ہجرت کی عمرو بن
عبسہ مدینہ مین آئی اور حضرت کی صحبت بابرکت مین حاضر رہی اور کمال کو پہنچی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی نماز پڑہے

اور

اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اوس عورت نی بہی پہر اگر عورت نجاگی یعنے بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کے چہینٹی دئی اوسنی اوسکی موہنہ پر پانی کی رحمت کرے اللہ تعالی اوس عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا اپنی خاوند کو پس پڑہی نماز اوسکی خاوندنی بہی پہر اگر نجاگا خاوند چہینٹی دئی اوسکی موہنہ پر پانی کی **ف** پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو تو اولی ہی اوسکا پڑہنا اور چہینٹی دینی سی مراد ہی سعی کرنی اوسکی اوٹہانی مین رب کی طاعت کی لئی جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ کہ مرد و عورت کو چاہئی کہ آپسمین مددگار رہی ایک دوسری کا طاعت پر اور اسیطرح رفیقون کو بہی آپسمین یہی چاہئی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبر کرنا کسیکو خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کون سی وقت بہت قبول ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچہلی کے یعنی پچہلی تہائی رات ہی اور پیچہی فرض نمازون کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ بہشت مین بالاخانی ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی چیزین اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزین اونکی باہر اونکیسی یعنی بسبب نہایت صفائی کی طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالے نی واسطی اوس شخص کی کہ نرمی کی کری بات اور کہلاوی کہانا اور پی در پی روزی رکہی یعنی اکثر روزی نفل رکہتا ہی اور پڑہی نماز رات کو یعنی تہجد ایسی وقت کہ آدمی سوتی ہون **ف** یعنی اکثر آدمی اور کہا ہی بعضون نی کہ ادنی درجہ پی در پی روزہ رکہنیکا یہہ ہی کہ تین روزی ہر مہینی مین رکہی اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانی کی کہ تہا قیام کرتا رات کو پہر چہوڑ دیا قیام رات کا **ف** یعنی چہوڑ دیا قیام راتکا بغیر عذر کی واسطی آرام نفس کی پس داخل ہوا گویا اونمین کہ جنکی حق مین کہا گیا ہی تارک اوراد ملعون اور اسحدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ترک کرنا عبادۃ کا اور رجوع کرنا طرف عادۃ کی نقصان ہی بعد زیادتی کی اور اس سے حضرت نی پناہ مانگی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کے نقصان سی بعد زیادتی کی پس لازم ہی سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہی اور سلیکی کہا گیا ہی جو کوئی نہو مین زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہے اور کہا عثمان بن ابی العاص نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تہا داود

داود علیہ السلام کی اسوقت راتین یعنی نصف اخیر مین کہ جگاتی اوسمین اہل اپنی کو کہتی ای آل
داود کی اٹھو پہر نماز پڑھو پس تحقیق یہہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اسمین
دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کے ف عشار یعنی جو کہ بدار وغیرہ کہ ناکون پر بیٹھتی ہین اور لوگون
سی مال اونکی از راہ ظلم کی لیتی ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اسلئی اثر
کہ اسکی ضرر پہنچتا ہی خلق کو اسلئی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عبودیت یہہ ہی کہ تعظیم کری امر حق
اور شفقت کری خلق اللہ پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین نماز بعد فرضون کی نماز
درمیان رات کی ہی ف کہا مرک نی کہ اسمین حجت ہی واسطی ابی اسحق مروزی شافعی اوپر اسکہ
نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سی اور کہا اکثر علما نی کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول
قوی تر ہی واسطی صریح دلالت کرنی احادیث کی انتہی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہی اس سبب سی
کہ اوسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سی اور سنن رواتب اس جہت سی افضل ہین
کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑہنی کی ساتہہ فرضون کی اور متمم ہین فرضون کی پس کچھہ منافات نہین [illegible]
یا یون کہا جاوی کہ نماز رات کی افضل ہی اسلئی کہ مشتمل ہی اوپر وتر کی کہ واجب ہی حضرت جنید
بغدادی رہ کو بعد انتقال کی کسی نی خواب مین دیکہا پوچہا کہ تمہاری رب نی کیا معاملہ کیا تمہاری
ساتہہ اونہون نی کہا کہ جاتی رہین وہ باتین کہ معارف و حقایق مین کہتا تہا مین اور فنا ہوگئی اشارت
کہ بیان کرتا تہا مین اور فایدہ ندیا مجکو مگر چند رکعتون نی کہ درمیان شب کی کہ پڑہتا تہا مین رغبت
دلائی طالبون کو اسکی کہ اہتمام و کوشش عبادت و ریاضت مین خوب کرو اور اعتماد و تکیہ نکات تصوف
پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس اور کہا کہ تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پہر جب صبح کرتا ہی تو چوری کرتا ہی فرمایا
آنحضرت نی کہ شتاب ہی باز رکہی نماز اوسکی اوسکو چیز سی کہ تو کہتا ہی ف یعنی اوسکی مداومت سی اللہ تعالی
توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکی کی باز رہیگا
اس فعل بد سی جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی

نماز پانو رکھتی ہی بہجا ئی اور بری بات سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگاوی
آدمی اہل اپنی کو رات کو پس نماز پڑہین دونون یا فرمایا نماز پڑہی ہر ایک دو رکعتیں لکہنی لکہی جاتی ہین
بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی **ف** اہل سی مراد بی بی یا
بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور لکہی جاتی ہین دونون ذاکرین
اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا
وَالذَّاکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کی مرد اور
عورتین تیار کر رکہی ہی اللہ نی اونکی لئی مغفرۃ اور اجر بڑا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اشراف یعنی
بزرگ قدر امت میری کی اوٹھانیوالی قرآن کی اور صاحب رات کی ہین **ف** اوٹھانیوالی قرآن کی یعنی
جو یاد کرین قرآن اور عمل کرین اوسکی اوامر و نواہی پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسکہ اور روایت
مین آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکی کی مگر یہہ
کہ نہین وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی
جلی کا اور کہا طیبی نی کہ مراد حفظ سی یہہ ہی کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا
ہوتا ہی بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ
اَسْفَارًا ۝ یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووی اور پہر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین
لادین یعنی کچہہ فائدہ نہین اونکو اوس سی اور صاحب رات کی یعنی جو مداومت کرتی ہین شب
بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر رات مین اور آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نی نماز پڑہتی رات
کو جسقدر چاہتا اللہ تعالی یہان تک کہ جب ہوتی پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو
نماز کی لئی فرماتی اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتی یہہ آیۃ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا
لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی یعنی اور حکم کر اہل یعنی گہر
کی لوگون اپنی کو ساتہہ نماز کی اور صبر کر اوسپر نہین مانگتی ہم تجہسی روزی ہمین روزی دیتی
ہین تجکو اور آخرۃ واسطی پرہیزگارون کی ہی **ف** اوصبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوسپر اور نماز

مشغولون نماز کی ہاور مشغولون امراہل اپنی کی بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتہہ اون کی
اللہ تعالی کی عبادت پر اور مدد ڈہونڈ ساتہہ اوسکی اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور مت
فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ رکہہ دل اپنا واسطی امر آخرت کی اسیلی کہ ہم قادر ہین
بندون کی رزق دینی پر تجسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کہ بیج حاصل کرنی رزق اور وجہ
معیشت اپنی کی اور اوروں کی سعی کری اور مشقت اوٹہاوی ایسی کہ باز رکہی نماز سی ہم رزق
دیتی ہین تجکو جیسیکہ رزق دیتی ہین غیر تیرکو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور
آخرت مین واسطی متقیون کی ہی **فصل بیچ حکایات بزرگونکی شب بیداری مین**
خاتمۃ المحققین ورأس المدققین امام ابو عبد الرحمن عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ نے
کتاب تنبیہ المغترین مین لکہا ہی کہ اخلاق اہل اللہ مین سی یہہ بہی تہا کہ مواظبت کرتی ہتی
قیام شب پر گرمی اور جاڑی مین اور بہت تاکید کرتی ہتی اسکی مثل فرض کی یہانتک کہ کہا ہی
اونہون نی کہ جو فقیر سووی رات مین غافل ہوکر اوس سی بغیر علت کی پس نہین آتی ہی اوس
سی کوی خیر راہ حق مین اور بلاشبہ غافل کردیا ہی اس ہی خلق کثیر کو بعض فقرا دی کہ سورہتی
ہین رات کو بچہونوں پر جیسیکہ سورہتی ہین عوام الناس اور دنیا دار اور بعض اونکا داخل
ہوتا ہی اکثر حمام مین پس نہین نکلتا اوس سی بغیر ضرورت کی بلکہ از راہ ترفہ کی وہان رہتا ہی
یہانتک کہ نکلتا ہی آفتاب اور کیا برا ہی وہ شیخ کہ جاتا ہی طرف حمام کی اول روز مین
اور عوام اور مرید دیکہتی ہین اوسکو اور رہی آخر اون لوگون کی کہ بابی ہینی صحبت اونکی
رات کی سوا روینین ہی شیخ محمد بن عنان کہ تہا ورد اون کا ہر شب پڑہنا پانسو رکعت کا اور
یہی ورد عہدی علیہما الرحمۃ کا تہا اور تہجد پڑہتی ہتی شیخ صالح ہر جاڑیکی شب مین
چہت کی اوپر اور عبد اللہ بن مسعود تہجد پڑہتی جبکہ سو جاتین انکہین یعنی لوگ سو رہتی
پس سنی جاتی ہتی اواز اونکی مانند آواز شہد کی مکہی کی یعنی پست آواز سی پڑہتی ہتی قرآن
اور تہی سفیان ثوری جب غافل ہو کر بہت کہا جاتی تو قیام کرتی تمام رات اور کہتی

اِنَّ الْحِمَارَ اِذَا زِیْدَ فِیْ عَلَفِہٖ زَادَ فِیْ تَعَبِہٖ فِی الْاَعْمَالِ یعنی گدہی کو جب چارہ بہت دیا جاتا ہی تو اوس پر
مشقت زیادہ ڈالی جاتی ہی کام لینی مین اور حدیث مین آیا ہی عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ
الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَتَکْفِیْرُ الْخَطَایَاکُمْ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ وَمَطْرَدَۃٌ لِلدَّاۤءِ
عَنِ الْجَسَدِ یعنی لازم ہی تم پر قیام رات کا اسلئی کہ وہ طریقہ ہی صالحین کا کہ پہلی تم سی تہی اور سبب نزدیکی
کا ہی طرف رب تمہاری کی اور سبب دور کرنی خطاؤن تمہاری کا ہی اور سبب باز رکہنی کا گناہون
سی اور سبب ہی دور کرنی بیماری کا بدن سی اور کہا حضرت سلیمان بن داود علیہما الصلوۃ والسلام
کی والدہ نی یَا بُنَیَّ لَا تُتِمَّ اللَّیْلَ فَمَنْ نَامَ اللَّیْلَ جَاۤءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ مُفْلِسٌ مِّنَ الْحَسَنَاتِ
یعنی ای چہوٹی بیٹی میری نہ سو رات کو یعنی ساری رات کو اسلئی کہ جو سویا ساری رات آویگا روز قیامت
کی اسحالمین کہ وہ خالی ہاتہ ہوگا نیکیون سی اور وحی بہیجی اللہ تعالی نی داود علیہ السلام کو یا داود
کَذِبَ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ فَاِذَا جَنَّہُ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ یعنی ای داود جہوٹ بولا وہ شخص
کہ دعوی کیا محبت میری کا پہر جب آئی رات سو رہا غافل ہوکر میری یاد سی اور حدیث مین آیا ہی
کہ اللہ تعالی فخر بیان کرتا ہی اپنی فرشتون سی اوس بندی کا کہ جب کہڑا ہوتا ہی تہجد کی لئی بعض
رات مین بیچ جاڑی کی رات کی اور فرماتا ہی اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لِحَافِہٖ وَ
تَرَکَ الدِّفَاۤءَ وَامْرَاَتَہُ الْحَسْنَاۤءَ یُنَاجِیْنِیْ بِکَلَامِیْ اَشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ یعنی دیکہو
میری بندی کی طرف کہ نکلا ہی اپنی لحاف کی نیچی سی اور چہوڑ دیا ہی گرم ہونی کو اور اپنی بیوی خوبصورت
کو مناجات کرتا ہی مجہسی ساتہ کلام میری کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق مینی بخشدیا اوسکو کہا نافع نی کہ تہی عبد اللہ ابن عمر قیام
کرتی بعض شب مین پہر کہتی ای نافع سحر ہوئی پس کہتا مین ونہی کہ نہین پہر قیام کرتی نماز کی لئی پہر کہتی ای نافع سحر ہوئی
پس کہتا مین ہان پس بیٹہتی پہر شروع کرتی استغفار یہانتک کہ طلوع ہوتی فجر اور تہی امام زین العابدین فرماتی کہ سوئی یحیی بن زکریا
ایک رات غافل ہوکر اپنی ورد سی اسحالمین کہ پیٹ بہرا تہا جو کی روٹی سی پس وحی کی اللہ تعالی نی طرف اونکی کہ ای یحیی اگر جہانکتا تو
جنت الفردوس کو ذرہ سا جہانکتا تو البتہ کہل جاتا جسم تیرا اور البتہ روتا تو پیپ آنسوونکی اور پہنتا لوہا بعد ٹاٹ کی اور عمر بن الخطاب
نہین سوتی تہی ایام خلافت اپنی مین رات کو اور دن کو لیکن بیٹہی کراونگتی اور چند جہونکی سی لیلیتی اور فرماتی کہ اگر راتکو سوؤن تو ضائع کرون اپ

اپنی نفس کو اور اگر سوؤن دنکو تو ضایع کرون اپنی رعیت کو اور پوچھا جاؤن اونکی انصاف
سی اور تہی طاوس رحمہ اللہ بچہاتی بچہونا اپنا عشا سی اور کروٹین لیتی اوسپر اور آہ آہ کرتی صبح
تک سوتی نہین اور اکثر اوقات قیام کرتی عشا سی فجر تک انہین تہرائی ہوئی اور اکثر اوقات
بیٹہی رہتی سر جہکائی ہوئی طرف زمین کی کچہہ کلام نکرتی یعنی متحیر بخوف الٰہی اور متاغل الی اللہ رہتی
اور فرماتی اِنَّ خَوْفَ جَهَنَّمَ قَدْ طَيَّرَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ اور تہی سلف صالح رضی اللہ عنہم بچاتی
چہرہ اوس شخص کا کہ سو رہتا قیام رات سی غافل ہوکر اور کہتی کہ نہین دیکہا ہمنی تجکو اس رات بیچ
درگاہ الٰہی مین حال آنکہ حاضر ہوا فلانا اور فلانا اور غایب ہوی اونکو بخشی اور تہی عیب کرتی
بعضی بعضون کو بسبب سونی کی بچہونون پر اور سونا بعضا اونکا بچہونی پر جبکہ آتا سفر سی اور
غافل ہوکر وظیفی اپنی سی اوس رات سو رہتا پس قسم کہاتا کہ نہین سونگا مین بچہونی پر مرتی
دم تک اور تہی عبد العزیز ابن ابی رواد کہ بچہونا بچہایا جاتا اونکی لیئی پس رکہتی ہاتہہ اپنا اوسپر
اور کہتی کہ عجب نرم ہی تو ولیکن بچہونا جنت کا تجہسی زیادہ نرم ہی پہر اوٹہتی طرف نماز اپنی کی
اور ہمیشہ نماز پڑہتی رہتی فجر تک اور تہی فضیل بن عیاض کہتی کہ مین قیام کرتا ہون رات کو
پس طلوع ہوتی ہی فجر پس کانپ جاتا ہی دل میرا اور رکہتا ہون کہ آیا دن ساتہہ آفتون کی
کہ اوسمین ہین اور بشر حافی اور ابو حنیفہ اور یزید رقاشی اور مالک بن دینار اور سفیان ثوری
اور ابراہیم بن ادہم رحمہم اللہ قیام کرتی تہی تمام رات ہمیشہ مرتی دم تک اور کہا لوگونی ایکبار
بشر حافی کو کہ نہین استراحت کرتی ہو تم رات مین ایک ساعت پس کہا اونہونی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی قیام کیا یہان تک کہ سوجہ گئی قدم مبارک آپکی اور ٹپکنی لگا اونسی خون باوجود
اسکی کہ اللہ تعالی نی بخشدی تہی اگلی پچہلی گناہ اونکی پس کیونکر استراحت کرون مین حالانکہ نہین جانتا
مین کہ اللہ تعالی نی بخشا ہی میرا ایک گناہ بہی اور فرماتی تہی حسن بصری رضی اللہ عنہ کہ نہین چہوڑ دیا
کسینی قیام رات کا مگر بسبب کرنی گناہ کی پس محاسبہ کیا کرو اپنی نفسون سی ہر رات وقت غروب کی
اور توبہ کیا کرو اپنی رب سی تاکہ قیام کروا رات کو اور اکثر فرماتی تہی کہ نہین بہاری ہوتا قیام رات کا

مگر اوس شخص پر کہ بوجہل کیا اوسکو خطاؤن نی اور ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتی ہستے کہ پایا ہمنی
علماء اور عابدون کو اس حال مین کہ وہ سوتی نہین تہی رات کو اور جب گذرتا مین کسی گہر یا مسجد
پر رات کو تو سنتا مین اونمین سی آواز مانند آواز شہد کی مکہی کی پس کیا ہی حال اہل زمانی ہمارے
کا کیا ان مین مین گنا ہون گذشتہ سی یا ڈرتی نہین یعنی عذاب ہونی سی گنا ہون پر
کہ ایسی غفلت کرتی ہین اس نماز سے اور صلہ بن اشیم رضی اللہ عنہ دونو قدم برابر کرکے
کہڑی ہوتی نماز کی لیی بعد عشا سی فجر تک پہر کہتی جب فارغ ہوتی اپنی نماز سی یَا رَبِّ اَجِرْنِیْ
مِنَ النَّارِ پس بلاشبہ مجہہ جیسیکو نہین لائق ہی سوال کرنا جنت کا اور کہا ایک شخص نی ابراہیم بن
سی کہ مین نہین قادر ہون رات کی قیام پر پس بیان کر میری لیی کوئی دوا پس کہا اونہون نی
کہ نہ نافرمانی کر اللہ تعالی کی دن کو پس وہ کہڑا رکہیگا تجکو آگی اپنی رات کو بیشک کہڑا ہونا آگی اوسکے
بڑا شرف رکہتا ہی اور گنہگار مستحق اس شرف کا نہین اور کہتی تہی عتبۃ الغلام رضی اللہ عنہ جسوقت
کہ وضو کرتی رات کو پہلی کہڑی ہوتی کی نماز کی لیی اَللّٰهُمَّ قَدْ حَمَّلْتُ نَفْسِیْ مَا لَا اُطِیْقُ مِنَ
الْمَعَاصِیْ وَالْقَبَائِحِ حَتّٰی اسْتَحْقَیْتُ الْخَسْفَ وَالْمَسْخَ وَدُخُوْلَ النَّارِ وَهَا اَنَا اُرِیْدُ اَنْ
اَقِفَ بَیْنَ یَدَیْكَ خَلْفَ كُلِّ عَاصٍ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ رَجَاءَ اَنْ تَغْفِرَ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ
فَیُصِیْبُنِیْ مِنْهُ شَیْءٌ مِّنَ الْمَغْفِرَةِ اور حسن بن صالح قیام کرتی تہی رات کو وہ اور لونڈی اونکی
پس بیچ ڈالا اونہون نی لونڈی کو ایک قوم کی ہاتہہ پس جب نماز پڑہی لونڈی نی عشا کی تو
شروع کی نماز پڑہنی پس ہمیشہ نماز پڑہتی رہی فجر تک اور کہتی تہی گہر والون سی ہر ساعت کہ گذرتی
تہی رات سی یَا اَهْلَ الدَّارِ قُوْمُوْا یَا اَهْلَ الدَّارِ صَلُّوْا پس کہا اونہون نی کہ ہم نہین
اوٹہتی فجر تک پس آئی لونڈی حسن بن صالح پاس اور کہا کہ بیچا تونی مجہکو ایسی قوم کی ہاتہہ کہ سوتی
ہین ساری رات اور مین ڈرتی ہون اس سی کہ خراب ہو جاؤن اونکو سوتی دیکہکر پس پہیر لیا اوس
لونڈی کو حسن نی اور خوب ہوا کیا حق اوسکا اور رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ تہین ہر رات اور کہتین
اپنی خاوند سی اَلَكَ حَاجَةٌ پس اگر کہا خاوند نی کہ نہین کچہہ حاجت تو قیام کرتین صبح تک

اور سوتین نہین اول شب اِلٰہِی نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَغْلَقَتْ مُلُوْكُ الدُّنْیَا
اَبْوَابَهَا وَبَابُكَ لَا يُغْلَقُ فَاغْفِرْ لِي پھر برابر کرتین دونون قدم اپنی نماز کی لئی اور کہتی وَعِزَّتِكَ
وَجَلَالِكَ هٰذَا مَوْقِفِي بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَى الصُّبْحِ مَا عِشْتُ اور سفیان ثوری کہتی تہی
بِقِلَّةِ الْاَكْلِ تَسْهُلُوْنَ قِيَامَ اللَّيْلِ اور ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نماز پڑہتی تہی ساری
رات اور کہتی تہی اپنی گہر والون سی قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ اَهْوَنُ مِنْ مُكَابَدَةِ
الْاَهْوَالِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور ابو الجویریہ کہتی تہی کہ ساتہہ رہا مین امام ابو حنیفہ رح کی کہ جدا نہین
ہوا مین چہ مہینی تک پس نہین دیکہا مینی اونکو کہ رکہا ہو پہلو اپنا زمین پر کسی شب اون مین سی اور
کہا ہی علما نی کہ نہین تہا ابی حنیفہ کی لئی بچہونا رات کا اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ نہین دیکہا
مینی کسیکو بہت عبادت کرنیوالا اور نہ پرہیزگار زیادہ ابو حنیفہ سی اور فضیل بن عیاض رح کہتی
تہی کہ پہنچا ہی مجکو کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جسوقت کہ تجلی فرماتا ہی رات کو اَيْنَ الْمُدَّعُوْنَ
لِمَحَبَّتِي فِي النَّهَارِ اَلَيْسَ كُلُّ مُحِبٍّ يُحِبُّ الْخَلْوَةَ بِحَبِيْبِهِ فَهَا اَنَا الْاٰنَ مُطَّلِعٌ
عَلٰى اَحْبَابِي يُمَثِّلُوْنِي عَلَى الْحُضُوْرِ وَيُخَاطِبُوْنِي عَلَى الْمُشَاهَدَةِ وَغَدًا اُقِرُّ
اَعْيُنَهُمْ فِي جَنَّتِي مغیرہ بن حبیب کہتی ہین کہ دیکہا مینی ایک رات مالک بن دینار کو
اسحا المین کہ کہری تہی آگی اللہ تعالی کی وقت عشا سی پکڑی ہوی داڑہی اپنی اور روتی
جاتی تہی اور کہتی تہی یَا رَبِّ ارْحَمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ یہی حال رہا اون کا طلوع فجر تک
کہا مغیرہ نی کہ دیکہا مینی عبد الواحد بن زید کو ایک مہینی بہر تک پس دیکہا مینی اونکو کہ نہین سوتی
رات کو تمام اور کہتی تہی گہر والون کو اِنْتَبِهُوْا فَمَا هٰذِهِ دَارُ نَوْمٍ عَنْ قَرِيْبٍ يَاْكُلُكُمُ
الدُّوْدُ اور تہی صہیب عابد غلام ایک عورت کی بصری مین اور تہی صہیب قیام کرتی ساری
رات پس کہا اونکی سیدہ یعنی بیوی نی ایک دن کہ درازگی تیری قیام کی رات کو ضرر کرتی ہی تیری
خدمت کو دن کو پس کہا صہیب نی سیدہ سی مَاذَا اَصْنَعُ فَاِذَا ذَكَرْتُ جَهَنَّمَ
طَارَ نَوْمِي ازہر بن مغیث رح فرماتی تہی کہ دیکہی مینی ایک رات ایک حور خوبصورت پس

کہا نہیں اوسکو کہ کسکی لئی ہی تو بس کہا اونی کہ او سکی لئی ہون کہ قیام کری رات کو جاڑی کی
راتون مین سی اور قیام کیا ابراہیم بن ادہم نی ایک رات بیت المقدس مین پس سنی ایک آواز
صخرہ کی جانب سی کہ کوئی کہتا ہی قِیَامُ اللَّیْلِ یُطْفِئُ لَهِیْبَ النَّارِ وَیُثَبِّتُ الْاَقْدَامَ
عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا تُسَاهِلْ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ پس نہین ترک کیا اونہون نی قیام رات کا بعد
اسکی مرتی دم تک سبحان اللہ یہہ حال تہا بزرگون کا شب بیداری مین یا اللہ تو ہمسکو توفیق اسکی
دی اور قبول فرما ہماری سب عبادتین اور خاتمہ بالخیر کر مدینہ منورہ مین بقول اس بزرگ کی بیت
الٰہی مجھکو کر خاک مدینہ + لگا دی کہاٹ سی میرا سفینہ + امین یا ارحم الراحمین **فصل** رات کی نماز کی
بیان مین یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کیمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایتین مختلف آئی ہین جو قسم اونمین
سی اختیار کر لی بزرگی اتباع کی پاویگا اور کبہی کسیطرح پڑہی کبہی کسیطرح تو بہت مناسب ہی اور موافق تر
ہی ساتہہ سنت کی یہان تک تقریر حضرت عبد الحق رحمہ اللہ کی ہی اور قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی
کہ نماز تہجد کی سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی ترک نہین کی اور اگر احیانا فوت ہوئی تو
بارہ رکعتین دن مین قضا فرمائین اور نماز تہجد کی چار رکعت سی کم نہین آئی ہی اور بارہ سی زیادہ بہی ثابت نہین
ہوئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کی بعد تہجد کی پڑہتی تہی سنت یہی ہی جسکو اپنی نفس پر اعتماد ہو
وتر بعد تہجد کی آخر شب مین پڑہی کہ یہہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو پہلی سونی سی پڑہی کہ احتیاط
اوسمین ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی تہجد مع وتر کی سات رکعت پڑہی اور کبہی نو اور کبہی
گیارہ اور کبہی تیرہ اور کبہی پندرہ اور کبہی دوگانہ دوگانہ اور کبہی چار چار اور کبہی مجموع ساتہہ ایک سلام کی اور کبہی
ہر دوگانہ ساتہہ وضو جدید اور مسواک کیے پڑہی اور بعد ہر دوگانہ کی آرام فرمایا اور پہر بیدار
ہوئی اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتی تا بجدیکہ پای مبارک سوجہہ گئی اور پہٹ گئی اور کبہی
چار رکعت یون ادا کین کہ پہلی رکعت مین سورہ بقرہ اور دوسری رکعت مین سورہ آل عمران اور
تیسری رکعت مین سورہ نسا اور چوتہی مین سورہ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام کیا اوسی قدر رکوع
اور ایسیہی قومہ اور ایسی ہی سجدہ اور ایسی ہی جلسہ ادا فرمایا

اور کبھی ایک رکعت مین یہہ چارون سورتین جمع فرمائی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی وتر کی ایک رکعت
مین تمام قران ختم کیا لیکن مستحب یہہ ہے کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ دوام اوپر کر سکی ایک مہینی مین ایک ختم کری
یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم سات رات مین ختم کرتی تہی شب اول مین سورتین بقرہ اور
آل عمران اور نساء اور دوسری شب پانچ سورتین اور تیسری شب سات سورتین اور چوتہی شب نو سورتین
اور پانچوین شب گیاران سورتین اور چہٹی شب تیران سورتین اور ساتوین شب آخر قران تک اور اس ختم کو
فمی بشوق کہتی ہین اور قران ترتیل سی پڑہی اور مستحب یہہ ہی کہ نماز صبح کی جماعت سی پڑہ کر آفتاب
کی بلند ہونی تک ذکر الہی مین مشغول رہی اوسوقت دوگانہ نفل کا ادا کری ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کی
پورہ پاویگا جیسا کہ آیا ہی حدیث مین اور اگر چار رکعت اول روز مین پڑہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ آخر
روز تک اوسکو کفایت کرونگا اور اسکو نماز اشراق کہتی ہین تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا کہا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا
سی فجر تک گیاران رکعتین سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کے پہر کرتی سجدہ
اس رکعت مین بقدر اوس چیز کی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتین پہلی اس سی کہ اوٹہاتی سر اپنا پس جسوقت
کہ چپ ہوتا موذن اذان دینی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی اونکی فجر یعنی روشنی ہوتی کہڑی
ہوتی پس پڑہتی دو رکعتین ہلکی یعنی سنتین فجر کی پہر لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا
آنحضرت کی پاس اذان دینی والا واسطی تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطی تکبیر کی پس نکلتی آپ نماز کی لئی
ف وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی دو رکعت ملی ہوئی ہوتی تہی اپنی اوپر کی دوگانہ سی یہہ کہا
ابن ملک نی اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہی علیحدہ
اور سلام پہیرنا ہی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہی تینون اماموںکا اور پہر سجدہ کرتی الخ ظاہر مراد یہہ ہی
کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتونکا بقدر مذکور کی کرتی یا یہہ مراد ہی کہ ایک سجدہ وتر کی سجدون مین سی یا سب
سجدی اونکی اسقدر کرتی تہی اور یہہ جو بعضی شہرون مین بعد وتر کی دو سجدی کرتی ہین ساتہہ کیفیت
معروفہ کی اور بعضی فقہ کی ضعیف روایتون مین بہی فضیلت اونکی واقع ہوئی ہی کچہہ اصل

اونکی حدیثون سی ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین اونمین روایتین فقہیہ مختار اور عمل نہین ہی حرمین
شریفین مین بہی بلکہ تمام عرب کی شہرون مین اور ایک حدیث اس بابمین روایت کی گئی ہی کہ علمار نی
اوسکی وضعی ہونیکا حکم دیا ہی اور نہین گیا ہی کوئی امام مذاہب اربعہ مین سی اوسکی سنت ہونی پر اور
نہ مستحب ہونی پر اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتی بہی نہین اونکو بلکہ بعضون نی نقل کی ہی کراہت
اونکی اور سنتین فجر کے ہلکی پڑہتی کہ اونمین قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی اور لیٹتی سنتون کی بعد اسلئی
کہ بسبب قیام رات کی کہ رنج اوٹہاتی تہی اوس سی استراحت ہوئے اور فرض بہ نشاط ادا ہون پس مختار
یہہ ہی کہ یہہ لیٹنا مستحب ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیندی
رات کو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی
ہوتی رات کو کہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی **ف** مراد
دو رکعتون سی دو رکعتین وضو کی ہین مستحب ہے اون مین تخفیف اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین
تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تہین اسلیی کہ وضو کی لئی نماز علیحدہ نہین ہی
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رات گذاری مینی یعنی رات کو رہا مین خورد سالی مین نزدیک
خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس تہی یعنی اونکی نوبت مین پس
باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی حضرت میمونہ سی تہوڑی سی دیر
پہر سو رہی پس جب باقی رہی تہائی رات پچہلی یا کچہہ اوسمین سی یعنی کم تہائی سی اوٹہہ بیٹہی پس
دیکہا طرف آسمان کی پہر پڑہین یہہ آیتین اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
بلاشبہ بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور اختلاف
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
رات و دن کے **ف** البتہ نشانیان ہین عقلمندون کی لئی جو کہ یاد کرتی ہین اللہ کو کہڑی اور بیٹہی
وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
اور اپنی کروٹون پر **ف** اور سوچتی ہین بیچ پیدایش آسمانون اور زمین کے کہتی ہین ای رب ہمارے نہین
هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ
یہہ بیفائدہ **ف** پاک ہی تجکو پس بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے بلاشبہ جسکو داخل کریگا

النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي

اگو مین پس تحقیق ذلیل کریگا تو اوسکو اور نہین ہی واسطی ظالمون کی مددگار ف ای رب ہمارے بلاشبہ ہمنی سنا پکارنیوالیکو کہ پکارتا ہی

لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

طرف ایمان کی اسطرح کہ ایمان لاؤ اپنی رب پر پس ایمان لائی ہم ای رب ہمارے پس بخش ہماری لئی گناہ ہماری اور دور کر

سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا

ہمسی برائیان ہماری اور مار ہمکو ساتھہ نیکون کی ف ای رب ہمارے دی ہمکو جو کچہہ کہ وعدہ کیا تونی ہمسی اوپر اپنی رسولونکی زبانی اور

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي

نہ ذلیل کر تو ہمکو روز قیامت کی بلاشبہ تو نہین خلاف کرتا ہی وعدیکو پس قبول کی اونکی لئی رب اونکی نی دعا اونکی

لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ ۖ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۖ

نہین ضایع کرتا ہون عمل عمل کرنیوالیکا تم مین سی مرد ہوگے یا عورت بعض تمہارا پیدا ہونیوالا ہی بعض سی ف

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا

پس جنہون نی ہجرت کی اور نکالی گئی اپنی گہرونسی اور ایذا دی گئی میری راہ مین یعنی دین مین اور لڑی

وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اور ماری گئی البتہ دور کرونگا اونسی برائیان اونکی اور البتہ داخل کرونگا اونکو جنتون مین کہ چلتی ہین نیچی اونکی

الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ

نہرین بدلہ اللہ کی ہان سی اور اللہ کی ہان ہی اچہا بدلہ تو نہ بہک سیر کرانی جاتی مین

الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

کافر شہرون مین یہہ فائدہ ہی تہوڑا اسا پہر اونکا ٹہکانا دوزخ اور کیا بری طیاری ہی لیکن

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ

جو لوگ ڈرتی رہی اپنی رب سی اونکو باغ ہین چلتی نیچی نہریان ہمیشہ رہین گی اونمین مہمانی ہی اللہ کی ہان سی

وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

اور جو اللہ کی ہان ہی سو بہتر ہی نیک بختون کو اور بلاشبہ کتاب والون مین بعضی وہ بہی ہین جو مانتی ہین اللہ کو اور جو اترا

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

اور جو اترا اونکی طرف دبی ہین اللہ کے آگی نہین خرید کرتی اللہ کے حکمون پر مول تہوڑا وہ جو ہین اونکو ہی اونکی مزدوری ہی

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا

رب کے ہان بیشک اللہ شتاب لینا ہی حساب ای ایمان والو ثابت رہو اور مقابلہ مین مضبوطی کرو اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پہر اوٹھی طرف مشک کی پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی
اور ڈرتے رہو اللہ سی شاید کہ تم اوتکو پہنچو
پیالہ مین پہر کیا وضو درمیان دو وضوؤن کی یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہنچی اور نہ کم ڈالا
کہ اعضا تر نہووین بلکہ بیچلی درجہ کا اچہا وضو کیا جیسکہ راوی کہتا ہی نہ بہتایت کی پانی کی اور
تحقیق پہنچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہنچایا پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی اوسا و شہامین یعنی سوتی
سی گیا طرف مشک کی اور وضو کیا مین یعنی مانند وضو حضرت کی پہر کہڑا ہوا مین بائین
طرف حضرت کی پس پکڑا حضرت نی کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سی داہین طرف اپنی
پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیران رکعت کی پہر لیٹ رہی اور سو رہی یہانتک کہ خراٹی لینی
اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پہر آگاہ کیا حضرت کو بلال نی ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ
پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہوئی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا
اور تہی بیچ دعا اونکی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتی یہہ الفاظ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا
نور ف اور میری ابصار مین نور اور میری سماعت مین نور اور داہین میری نور اور بائین میری نور
وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ
اور اوپر میری نور اور نیچی میری نور اور آگی میری نور اور پیچہی میری نور اور کر میری لیئی نور اور بیچ
لِسَانِيْ نُوْرًا وَّعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَاجْعَلْ فِيْ
میری زبان مین نور اور رگ پٹہی میرمین نور اور گوشت میرمین نور اور خون میرمین نور اور بال میرمین نور اور جلد میرمین
نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا ف
جانمین نور اور بڑا کر میرے لئی نور یا اللہ دی مجکو نور

حضرت میمونہ ہوسے ہتین پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے اور اوس مین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشاء کے مکروہ
نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرت سی یا قبیل نصیحت سی یا بطریق
اختلاط کے گھر کے لوگون سی اور پس پوری ہوئی نماز حضرت
کے تیران رکعت ف

یہہ تیراں وتر ہمیشہ ہونگی ولیکن سنتین فجر کے الگ ہین انسی پس یہہ مخالف ہی ساتھہ حدیث عائشہ
کی کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیراں مین تہین پس نماز حضرت کی مختلف ہوتے کبہی اوس طرح کبہی
اسطرح آور خراٹی یعنی علامت ہی کشادگی نوم آنیکی جلگہ کی اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا مذکور
اکثر مشائخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی بہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہین شیخ
شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مین کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر
مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت ہوئی ہی اور یہہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس
روایت مین مذکور ہوئی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ وہ سوی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیۃ
اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہانتک کہ ختم کی سورۃ پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی
دو رکعت دراز کیا اونمین کہڑا رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہری اور سوی یہانتک کہ خراٹی
لینی لگی پہر کیا یہہ یعنی جو مذکور ہوا تین بار چہہ رکعتون مین ہر بار اون تین بار مین سی مسواک بہی
کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی یہہ آیتین پہر وتر پڑہی تین رکعتین **ف** یہہ حدیث دلیل
ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب امام ابو حنیفہ کا بہی یہی ہی اور نہین مخالف ہین
شافعی بہی اسلیی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر اور روایت ہی زید بن خالد جہنی
سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو آجکی رات پس
پڑہین حضرت نی دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لنبی سی لنبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو
کم تہین اون دو رکعتون سی کہ پہلی اون سی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور کہ یہہ دو کم تہین اون
دو رکعتون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین اون دونون سی
کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونون کم تہین اون دونون سی کہ پہلی انسی تہین
پہر وتر پڑہی پس یہہ تیراں رکعتین ہوئین **ف** اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین نہ ہین
تو وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل ہین تو وتر ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی

کہا

کہا حضرت عائشہ نے کہ جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک
بسبب بڑھاپے کی تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھی ہوئی روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ اونہون نے دیکھا
نبی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو پس تھی کہتی یعنی بعد نیت علنی کی اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار اور
کہتی ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَۃِ پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ
(صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا)
پڑہی پھر پڑہی سورہ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ اونکی رکوع کا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی پس
تہی کہتی اپنی رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پھر اوٹھایا سر اپنا رکوع سی پس تھا کہڑا
(پاک ہی رب میرا بڑا)
رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے
لِرَبِّیَ الْحَمْدُ پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدی اونکی کی قریب قومہ اونکی کی پس تھی کہتی
(میرے رب کی لئی تعریف ہی)
سجدی اپنی مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر اوٹھایا سر اپنا سجدی سی اور تھی بیٹھتی
(پاک ہی رب میرا بلند قدر)
درمیان دونون سجدون کی قریب سجدی اپنی کی اور تہی کہتی یعنی جلسہ مین رَبِّ اغْفِرْلِیْ
(اے رب میری بخش مجھکو)
رَبِّ اغْفِرْلِیْ پس پڑہین چار رکعتین پڑہین اون مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ
یا انعام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کری ساتھہ دس آیتون کی تہجد
لکہا جاتا ہی غافلین سی یعنی نہین لکہا جاتا نام اوسکا صحیفہ غافلین مین اور جو کوئی قیام کری
ساتھہ سو آیتون کی لکہا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالون سی اور جو کوئی قیام کری ساتھہ ہزار
آیتون کی لکہا جاتا ہی بہت ثواب لینی والون سی **ف** قیام کری ساتھہ دس آیتون کی یعنی
پڑہی دس آیتین اپنی نماز مین سوچ کر اور ٹھیر ٹھیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہی اونکو دو رکعتون مین
یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ سوای سورہ فاتحہ کی دس
آیتین ہون انتہی اور ظاہر تر یہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتھہ پڑہنی فاتحہ کی کہ سات آیتین ہین
اور تین آیتین اور کہا ادنی درجہ قرات نماز کی ہین اور طیبی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث
مطلق ہی مقید نہین نہ ساتھہ نماز کی اور نہ ساتھہ رات کی یعنی جب پڑہی گا یہی ثواب پاوی گا
اور ذکر کیا اس حدیث کو بغوی نے بیچ محل کاملتر کی یعنی باب صلوۃ اللیل مین یعنی رات کو

پڑھنیکا سجدہ وغیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نی لکھا ہی کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سی
کہ یاد کری اون آیتون کو اور ہمیشگی کری اوپر پڑھنی اونکی کی اور تفکر کری اونکی معنون مین
اور عمل کری موافق اونکی واللہ اعلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست ف یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتی
ویسا پڑہتی لکھا ہی علما نی کہ اگر تنہا ہوتی بلند آواز سی پڑہتی اور اگر کوئی وہان سوتا ہوتا
تو پست آواز سی پڑہتی کہا ابن عباس نی کہ تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز
کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتی حجری مین ف یعنی نہ بہت بلند آواز سی پڑہتی
اور نہ چپکی پڑہتی کہ کوئی سنی نہین بلکہ اسطرح پڑہتی جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان نفلی قراءت کا ہی اور جب مسجد مین
پڑہتی بہ نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتی اور آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک رات پس ناگہان گذری ابو بکر رضی اللہ عنہ
پر کہ نماز پڑہتی تہی اور اس حال مین کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر رضی اللہ عنہ پر اور وہ پڑہتی تہی نماز
در حالی کہ بلند کرنیوالی تہی آواز اپنی کہا ابو قتادہ نی پس جبکہ جمع ہوی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے ابو بکر گذرا تہا مین تجپر
اور تو نماز پڑہتا تہا پست کئی آواز اپنی کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نی کہ تحقیق سناتا تہا مین اوسکو
کہ مناجات کرتا تہا مین اوس سی یا رسول اللہ یعنی مناجات کرتا تہا رب اپنی سی وہ سنتا ہی نہین
محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی کہ گذرا تہا مین تجپر اور تو نماز
پڑہتا تہا بلند کئی ہوی آواز اپنی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نی کہ اے رسول خدا جگاتا تہا مین سوتی
ہوؤنکو کہ وقت عبادت کی بسبب گرانی نیند کی جاگتی نہین اور چاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تہا
مین شیطانکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اے ابو بکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت
عمر کو پست کر آواز اپنی کچھ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی اور کہا ابو ذر نی کہ قیام
کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح تک ساتہہ ایک آیت کی اور آیت یہہ تہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ف یہہ آیۃ حضرت عیسی علیہ السلام روز قیامت کی اپنی امت
کی حق مین جناب باری تعالی مین عرض کرین گی اور حضرت صلی اللہ علیہ و
وسلم نی وقت تہجد کی گویا بسبب حال اپنی امت کی پڑہی یعنی حال اپنی امت کا معلوم
کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑہتی تہی صلی اللہ علیہ وسلم
الف الف مرۃ + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پڑہ چکی ایک تمہارا
دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیی کہ لیٹ رہی داہنی کروٹ اپنی پر ف
تا راحت پاوی رنج شب بیداری سی اور نماز پڑہی ساتہہ خوشی خاطر کے اور یہہ امر
استحباب کی لئی ہی اوس شخص کی حق مین کہ تہجد پڑہی رات کو پس لائق ہی کہ پوشیدہ
کری یہہ فعل یعنی گہر مین کری نہ مسجد مین روبرو لوگون کی اور بچاوی اپنی کو نیند
سی ایسا نہو کہ سو جاوی اور فرض بغیر طہارت کی پڑہی + کہا مسروق نی کہ پوچہا مینی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کسوقت اوٹہتی ہتی رات کو نماز تہجد کی
لئی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہی اوٹہتی جب سنتی آواز مرغ کی ف
عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری اوس پر کرنیوالا اوسکا اور بعضی روایت
مین آیا ہی اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت مرغ کی بولنی کی بعد
آدہی رات کی ہی + اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تہی ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑہتی مگر کہ دیکہتی اونکو اور نہ چاہین ہم یہہ کہ
دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی ف یعنی ہر رات مین حضرت سوتی بہی تہی
اور نماز تہجد کی بہی پڑہتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوتی پس سوتی بہی دیکہتی
ہم اور جاگتی بہی کہا حمید بن عبد الرحمن بن عوف نی کہ تحقیق ایک شخص نی آنحضرت کی اصحاب مین سی

کہا کہ کہا میں یعنی اپنی دل مین یا بعضی یارون اپنی سی اوس حال مین کہ مین تہا سفر مین ساتہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکہون گا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کی
یعنی جب تہجد کی لئی اوٹہین تا دیکہون مین فعل حضرت کا یعنی پہر مین بہی اوسیطرح کیا کرون پس جب
پڑہی حضرت نی نماز عشار کی اور اوسکو عتمہ بہی کہتی مین لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک رات مین سی
پہر جاگی بستر گاہ کی آسمان مین پہر پڑہی یہہ آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا یہانتک کہ پہنچی
آخر آیة تک کہ وہ یہہ ہی اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پہر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی طرف بچہونی اپنی کی پس نکالی اوس مین سی مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ مین جو پاگل مین سی کہ
نزدیک اونکی تہی یعنی مسواک تر کرنی کی لیی یا وضو کی لئی پس مسواک کی پہر کہڑی ہوئی پس نماز
پڑہی یعنی ساتہہ کئی وضو کی یہان تک کہ کہا میں یعنی اپنی گمان مین کہ تحقیق نماز پڑہی موافق
اندازی او سکےسیجیئہ کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوی یہانتک کہ کہا میں تحقیق سوی موافق اندازی
اوسچیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ کی اور کہا مانند اوسکےسچیز
کہ کہا یعنی آیة مذکورہ پڑہی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تین بار پہلی فجر کی **ف**
احتمال ہے کہ اوس رات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیة مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑہی
ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ سی والی نی اسکی ماقبل ومابعد کی آیتین نہ سنی ہون پس اس سی تطبیق
ہو جاوی گی احدیث مین اور اوسمین جو کہ ابن عباس سی پہلی منقول ہوئی کہ حضرت نی ان
فی خلق السموات سی آخر سورہ تک پڑہا اور یعلی بن مملک نے پوچہا حضرت ام سلمہؓ سی کہ بی بی ہین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور نماز اونکی ہی یعنی تہجد سی پس کہا ام سلمہؓ نی کہ کیا ہی واسطی تمہاری
ساتہہ نماز اونکی کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمکو سا بیان کرنی قراءت اور نماز اونکی تم کہان طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کر سکو
تہی حضرت نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازہ اوس چیز کی کہ نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوسکے
کہ سوئی پہر سوتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہؓ نی
قراءة حضرت کی پس کہان وہ بیان کرتی تہین قراءة کو خوب واضح حرف حرف جدا **فصل**

بیان مین اون اذکار کی کہ پڑہتی تہی حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز پڑہنی کہا ابن عباس نے

کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کہڑی ہوتی رات کو کہ تہجد پڑہین پڑہتی یہہ دعا اَللّٰھُمَّ

لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ

یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہے تو ہی قایم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ اونکی ہین اور تیری لئی سب تعریف ہے

اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ

تو ہی روشن کرنوالا آسمانون اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ اونکی ہین اور تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ اونکی ہین اور تیری لئی

الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ

سب تعریف ہے تو ہی حق ہے اور وعدہ تیرا حق اور ملنا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین

وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ

اور محمد صلعم حق ہین اور قیامت حق ہی یا الہی تیری لیی تابعدار ہوا مین اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور تجہہ پر بہروسا کیا مین سب امور اپنی مین اور تیری طرف رجوع کی مین

وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا

اور طرف تیری فریاد لایا مین پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ آگی کئی مینی اور وہ گناہ کہ پیچہی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو کہ

اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اوسکو مجہسی تو ہی آگی کرنیوالا اور تو ہی ہی پیچہی ڈالنی والا نہین کوئی معبود مگر

اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دعا حضرت بعد تکبیر تحریمہ کی یا بعد

تو اور نہین کوئی معبود سوای تیرے

رکوع کی قومہ مین پڑہتی تہی جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاگی نیند سی رات کو پہر کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ

نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی وہ نہین شریک

لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

کوئی اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کی قادر ہے اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف

لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پہر کہی رَبِّ اغْفِرْلِیْ

اللہ کی لئی ہی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی اے رب میری بخش مجکو

یا فرمایا پہر دعا کری قبول کیجاوی دعا واسطی اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول

کیجاوی نماز اوس کی معنی تعارّ کی حدیث مین کہ جسکا ترجمہ یہان جاگی نیند سی کیا اکثرون

کی نزدیک تو یہی ہین اور بعضون نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نے کہا کہ جاگی ساتہہ آواز

کی جیسیکہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی پس دوست رکہا حضرت نی کہ

آواز ساتھہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علماء نی لکھا ہی کہ اس دعا کو کہ اسوقت مین کرتی ہین
درہم الکیس کہتی ہین یعنی جیسی کوئی اپنی کیسہ مین درہم رکھتا ہی اور جب چاہتا ہی لیتا ہی
ایسیہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ
عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً
اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان
کہ سووی رات کو اوپر ذکر اللہ کی اوسحالمین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کئی ہو پہر جاگی
رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی یعنی دنیا مین یا آخرہ مین
روایت ہی شریق ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مین اونسی کہ
ساتھہ کسچیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی تہی جبکہ اوٹہتی رات کو پس کہا حضرت
عائشہ نی کہ پوچہی تو نی مجہی ایسی چیز کہ نہین پوچہی مجہی وہ چیز کسی نی پہلی تیری تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹہتی رات کو کہتی اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار
اور کہتی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار اور کہتی سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار
اور استغفار کرتی دس بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتی دس بار پہر کہتی دس بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پہر شروع کرتی نماز تہجد کی **ف** محدثین
کی نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتی ہین مقابل مسبعات عشرہ کی یعنی جیسی صوفیہ رحمہم اللہ کے
ہان مشہور ہی کہ دس چیزین سات سات بار پڑہتی ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار
پڑہنی فرمائین **ف** بیان مین میانہ روی کرنی کی عمل مین یعنی عمل نفل مین چاہی کہ میانہ
روی کری یعنی کمی زیادتی نہ کری کہا انس نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی
ایک مہینی مین سی یعنی اکثر ایام یہانتک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہنی کی اسمین سے

کچھہ اور روزی رکہتی یعنے اکثر ایام اوسی مہینے مین سی یا اور مہینے مین سے
یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہ افطار کرین گی اس مین سی کچھہ اور یہی کہ نہ چاہی
تو یہہ کہ دیکھی اون کو رات مین نماز پڑہتی ہوی مگر کہ دیکھی تو اون کو اور نہ چاہی تو کہ
دیکھی اون کو سوتی ہوی مگر کہ دیکھی تو اون کو ف یعنی نہ تہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ
دار ہوتین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوی اور نہ ہمیشہ افطار کرتی ہتی تا تفریط
یعنے کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینے مین کبہی روزی رکہتی اور کبہی افطار کرتی
اور اسی طرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی نہ تمام شب نماز پڑہتی اور نہ تمام
شب سوتی پس تہا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ تعالی کی ہمیشگی تا عملون کا
ہی اگرچہ کم ہون ❊ ف کہا مظہر نی کہ بسبب اس حدیث کی برا جانتی ہین اہل
تصوف ترک اوراد کو جیسکہ برا جانتی ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی
کہ یہہ ترک اولی ہی اور وجہ اس کی یہہ ہی کہ جب بندی نی ترک کی طاعت بغیر
ضرورت کی پس اوسنی گویا کہ اعراض کیا مولی کی عبادت سی پس مستحق ہوا عتاب
کا بخلاف مداومت کرنی والی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی اس کا کہ محبوب ہوا اور اگرچہ
کم ہون حاصل یہہ کہ عمل قلیل ساتہہ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہی عمل
کثیر سی ساتہہ ترک رعایت اور محافظت کی ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
وسلم نی کہ لو عملون سی اوسقدر کہ طاقت رکہو یعنے ہمیشہ کر سکے اس لیے
کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ملول ہوتا یہان تک کہ ملول ہو تم ❊ ف
یعنے نہ لازم کرو اپنی نفسون پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکہو ہمیشہ کرنے
اوسکی کی بلکہ اوسقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اس لئے کہ اللہ تعالی ملول
نہین ہوتا یعنے ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہان تک کہ ملول

ہو وتم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادت پر دی جاتا ہی ترک نہین کرتا
مگر جبکہ تہاک کر چھوڑ دو گی تم اللہ تعالی بہی ثواب دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ بہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک اور جسوقت
کہ سست ہو پس چاہیی کہ بیٹھہ جاوی **ف** حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ آخرت کو چاہیی کہ
کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت مین اور احتراز کری
ملول ہوکر عبادت کرنی سی اور جب سست ہوا اور بیٹھہ رہا عبادت سی اور مشغول ہوا کسی مباح چیز
مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سی اور بقصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت مین تو وہ بہی لکہا جاتا ہی طاعت
اسلیئی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیی کہ بیچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت
اور ملالت کی حدیثین بہت واقع ہوئی ہین اسلیی کہ گران ہوتا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور
نقصان اوسکا ہوتا ہی لیکن چاہیی کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنی کی عادت ڈالی اور
ساتھہ مشقت و ریاضت کی خوگر ہووی مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کی نہہ جاوی کہ تہوڑی
سی عملمین فی الحال تہاک جاتی ہین اور چہوڑ دیتی ہین اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو رکعت نماز کے
اور ایک سیپارہ قران کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اوس سی اونکو بہت عمل کی
عادت ڈالنی سی سو رکعت نماز کی اور دس سیپاری قران کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہین اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگہی ایک تمہارا اور حالیکہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیی کہ سو رہی
یہانتک کہ جاتی رہی اوس سی نیند اسلیی کہ تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اونگتی ہوی نہین
جانتا ہی وہ چیز کہ کہتا ہی نیند کی غلبہ سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرۃ کا پس بد دعا کری نفس
اپنی کو **ف** یعنی مثلا ارادہ کری کہ کہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی
کہہ بیٹہی اللہم اعفرلی ساتہہ عین مہملہ اور فے کی کہ معنی اوسکی ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ
بد دعا ہوی نفس پر اسلیی کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق دین آسان ہی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر

پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کی تو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھہ جنت اور سلامتی کے
اور ہر نعمت وکرامت کی اسلیے کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تھوڑی عمل پر اور مدد چاہو
ساتھہ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھہ خیرات کی **ف** دین آسان ہی یعنی احکام دین
کی اللہ تعالی نی آسان مقرر کیی ہین پس سخت نہ پکڑو اونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیت
کی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر
واجب بات کو واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب
آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سی وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور معنی
حدیث کی یہہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت
ان تین وقتون مین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھہ خیرات مین یہہ اشارہ ہی تہجد کی
نماز کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑہنی تمام وظیفہ اپنی کی
یا بعض وظیفہ کی پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کی لکھا جاتا ہی واسطی اوس کے
گویا کہ پڑہا اوسکو رات کو **ف** یعنی ایک شخص نے کچھہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ اور
اوراد کا رو نماز سی کہ شب کو پڑہتا تہا وہ اور وہ فوت ہو گیا پہر اوسنی ماہین نماز فجر و ظہر کے
یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑہ لیا تو اوسکی بہی ثواب رات کی پڑہنی کا سا لکہا جاتا ہی اور یہی حکم دن
کی وظیفہ کا ہی کہ ذکو فوت ہو گیا اور رات کو پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کا سا ثواب لکھا جاتا ہی زور
و شب ایشمین خلیفہ ایک دوسری کی ہین اور اسمین جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ یہہ اکثر
واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہین اسلیے اس حدیث کو اس
فصل مین لائی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہ کہڑی ہو کر پس اگر نہو سکی تو پڑہ بیٹھکر پس اگر نہو سکی
یہہ تو پڑہ لیٹ کر پس اگر یہہ بہی نہو سکی تو پڑہ کروٹ پر **ف** یعنی کروٹ سی پڑہی قبلہ کیطرف موہنہ کر کر اور
اگر قبلہ کی موہنہ نکرسکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف موہنہ پہیر دے تو جدہر پہنچی تو سر طرف جائز ہی ہماری نزدیک اصل
کہ چت لیٹی رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈہونکی نیچی رکھکر سر او نچا کرلی اور اشارون سی نماز پڑہی چنانچہ دار قطنی نی

ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سی چت ہی نماز پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نی
عمران سی فرمائی ہتی اونکو بواسیر تہی وہ چت لیٹ سکتی ہتی پس اوروں کی لیے حجت نہین ہو سکتی
اسلیے کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حضرت نے فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین بہہ بطریق اولی
جائز ہوگا اور آیا ہی کہ عمران رض نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال آدمی کی نماز کی بیٹہی
ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہوکر تو وہ بہتر ہی اور جو
کوئی پڑہی یعنی بغیر عذر کی بیٹہی ہوئی تو واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑی کا ہی اور جو کوئی پڑہی
لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا ہی **ف** یہہ حدیث محمول
ہی نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹہہ کر پڑہنی اگر بعذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط
ہی پس کہڑی ہوکر پڑہنی افضل بیٹہہ کر پڑہنی سی نہوگی اور بیٹہہ کر پڑہنی والی کو آدہا ثواب کہڑی کا
نہوگا بلکہ پورا ثواب پاوی گا کہا طیبی نی کہ آیا جائز ہی یہہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑہی باوجود قدرت
قیام یا قعود کی یا نہین پس گئی ہین بعضی طرف اسکی کہ نہین جائز اور گئی ہین بعضی طرف جواز اسکی
اور طرف اسکی کہ ثواب اوسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنی والیکی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری رح
کا بہی یہی ہی اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطی ہونی اوسکیکی حدیث سی انتہی اور مذہب ابو حنیفہ رح
کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہین پس کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنی والی بیمار کی ہی ایسا
بیمار کہ ممکن ہو اوسکو کہڑی ہوکر پڑہنا یا بیٹہہ کر پڑہنا ساتہہ شدة اور زیادتی کی مرض مین اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو
ہوکر یا تیمم کرکر اور نجاستون سی پاک ہوکر یا گناہون سی پاک ہوکر اور یاد کری اللہ تعالی کو یعنی زبان
سی یا دل سی یہانتک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات مین او سمین
کہ مانگی اللہ تعالی سی او سمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرة کیسی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ
تعالی وہ بہلائی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصوں سی
ایک وہ شخص ہی کہ اوتہارات کو نرم بچہونی اپنی سی اور بالاپوش اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی

پاس سے طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہے اللہ تعالی واسطے فرشتون اپنی کے دیکھو طرف بندی میری کے
کہ اوٹھا فرش اپنی سے اور نرم بچھونی اپنی سے محبوب اور اہل اپنی کی پاس سے طرف نماز اپنی کی
واسطے رغبت کرنے کی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میرے ہے یعنی جنت و ثواب اور واسطے ڈرنے اوس چیز
سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ و عذاب ساری حدیث بیان فرمائی **ف** بالا پوش
سے مراد وہ کپڑا ہے کہ اوڑھا جاتا ہے اور محبوب اور اہل اپنی کے پاس سے یعنی یہہ چیزین بہت پیاری
ہوتی ہین باوجود اسکی اوٹھی پاس سے اوٹھہ کر رغبت کرکے اپنے رب کی عبادت کی طرف جانا کہ یہہ
کچھہ نفع نہین دینگی اسکو نہ قبر مین نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور اس حدیث
مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ عمل کرنا واسطے اللہ کی ساتھہ امید ثواب کی اوس عمل پر ملتا ہے
منافی اخلاص اور کمال کی نہین اگرچہ منافی اکمل کی ہے کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالی
کی خوشنودی کی لیے عمل کرے کچھہ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب کی یا خوف عذاب
کی کرے کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سے تو عبادۃ ہی اوسکی چھوڑ دے نہین صحیح ہوتی عبادت
اوسکی بلکہ کہا ہے بعضون نے کہ یہہ کفر ہے **فصل** بیان مین وتر کی **ف** اختلاف وتر مین
درمیان علماء کی دو باتون مین ہے اول یہہ کہ سنت ہے یا واجب امام ابوحنیفہ کہتے ہین واجب
ہے اور اور امام کہتے ہین سنت ہے اور دوسرا اختلاف یہہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین رکعت اکثر
امامونکی نزدیک ایک رکعت ہے اور ہماری نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو
کہ ایک رکعت کہتے ہین دو رکعت اوسکی پہلی پڑھ کر سلام پھیرتے ہین اور اگر نہ پڑھین مکروہ ہے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار
ہوتی صبح کے پڑہے ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکی لیے اوسکو کہ نماز پڑہی ہے **ف**
نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہے ساتھہ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے
کہ رات کو نفل پڑہے تو افضل یہی ہے کہ دو دو رکعتین پڑہے اور پڑہے ایک رکعت طاق کردے کہ
کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین تہین وہ نماز

عصت ہی یہہ ایک رکعت اوسکو طاق کردیگی اور یہہ حدیث حجۃ ہی واسطی شافعی کی کہ اونکی
نزدیک وترکی ایک رکعت ہی انتہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک
رکعت ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اونکی پس یہہ رکعت طاق کردیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن
ہمام نی کہ نہین ہی حدیث مین دلالت اوپر کہ وترکی ایک رکعت ہی ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور
دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیراسی یعنی تنہا رکعت کی پڑہنی سی ملا علی
قاری نی مرقاۃ مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لئی اوسپر اکتفا کیا جو چاہی
اوسمین دیکہہ لی اور کہا سعید بن ہشام نی گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور کہا اے
مان مسلمانون کی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خلق سی کہا حضرت عائشہ نی
کیا نہین پڑہا تونی قرآن کہا کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ تہا خلق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن یعنی جو کچہہ کہ قران مین اچہی اخلاق اور صفات مذکور ہین
حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کئی تہی کہا یعنی ای مان مومنون کی خبر دو مجکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر دن سی یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اوسکی سی
پس کہا ہم تہی مین تیار کرتی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اونکی اور پانی
وضو اونکی کا پس اوٹہاتا اونکو اللہ تعالی جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی اونکو رات کو
پس مسواک کرتی آپ یعنی پہلی وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین
نہ بیٹہتی اون مین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ تعالی کو اور تعریف
کرتی اوس کی اور دعا مانگتی اوس سی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد
اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس
یاد کرتی اللہ تعالی کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سی یعنی دعا متعارف
پڑہتی پہر پہیرتی سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتی کہ ہم سنتی پہر پڑہتی
دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری

پس جبکہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات
سات رکعتین اور کرتی دو رکعتون میں مانند کرنی اونکی کی پہلی صورت مین یعنی ویسطرح بیٹہکر
پڑہتی پس یہہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی
نماز دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی نیند اونکو یا بیماری یعنی مانع
ہوتی قیام کرنی رات کی سی پڑہتی اول روز مین باران رکعتین اور نہین جانتی مین کہ نماز
پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول ہی آخر تک اور نہین جانتی ہین کہ روزی رکہی ہون
ساری مہینی سوا رمضان کی ف جب نماز پڑہتی حضرت اور اسیطرح اور عبادت کرتی
تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی
رکہی ہون ساری مہینی اور حضرت عائشہ رض ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت ساری شعبان
مین روزی رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اونہین سی ہی کہ اکثر
شعبان مین روزی رکہتی پس رفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اکثر
حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہہ وہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اسحدیث کے
اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا پس رفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علماء پر پس امام مالک
منکر ہوئی ہین بعد وتر کی دو رکعتون کی حدیث کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور
امام احمد نی کہا ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتونکو اور نہ منع کرتا ہون کسیکو انسی اور جمہور علما
قائل ہین انکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیحہ کی انمین پس تطبیق انمین دو طرح سی ہی ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر
صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور نوافل ہین سوای ان دو رکعتونکی یعنی سوای ان دو رکعتونکی اور
نوافل بعد وتر کی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر ہی پڑہا
کری تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پہر اختلاف
ہی ہمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کے
مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین اسقدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہکر

دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وترون کی یہہ بہی پڑہتی صحیح بہی
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قائم مقام وتر کی سنتون کی ہین ** اور
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میری نی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ساتہہ تین باتون کی روزی رکہنی تین دن کی ہر مہینی مین اور پڑہنی دو رکعتون ضحی کی
اور یہہ کہ پڑہون مین وتر پہلی اس سی کہ سوؤن مین **ف** روزی تین دن کی یعنی ایام بیض
کی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضون نی کہا کہ ایک روزہ اول مہینی مین اور
ایک درمیان مہینی مین اور ایک آخر مہینی مین اور بعضون نی کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول مین
اور بعضون نی کہا مطلق یعنی ساری مہینی مین جب چاہی رکہہ لی اور دو رکعتون ضحی کی یعنی
جو کہ بعد بلند ہونی آفتاب کی پڑہی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی
درجہ اونکا ہی اور اکثر اشراق کی چہہ رکعتین ہین اور چاشت کی باران آور وتر ابو ہریرہ کو اول
شب مین پڑہنی اسلیئی فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتی تہی حضرت کی حدیثون کی یاد کرنی
مین اور تکرار کرنی اونکی مین پس اسمین رات بہت جاتی تہی اخیر رات مین اوتہنا مشکل تہا اور بسبب
اسی مشغولی علم کی ضحی کی بہی دو رکعتین پڑہنی کو فرمایا پس اس سی معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین
مین افضل ہی اور عبادتون سی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وتر ہی دوست
رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو اہل قران کی **ف** اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات وصفات مین
پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی اپنی افعال مین پس نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست
رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول کرتا ہی اوسکو حاصل یہہ کہ اللہ یکتا ہی اس سبب سی
دوست رکہتا ہی عدد طاق کو پس وتر بہی طاق ہی اوسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی اور اوسمین اشارہ اسپر بہی ہی
کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنیوالی کو ماسوا اللہ سی اور اہل قران یعنی جو کہ ایمان لائی قران پر
اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوی اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑہنی قران کی

اوسمین اور کہا خارجہ بن حذافہ نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق اللہ
تعالی نے زیادہ کی ہے تمکو نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہاری سرخ اونٹوں سے
وہ وتر ہے مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نے واسطے تمہاری درمیان نماز عشا کی نکلنے فجر تک یعنی
وقت اوسکا اسکے مابین مین ہے جب چاہے پڑھ لے **ف** سرخ اونٹوں کو اہل عرب بہت عزیز
رکھتے ہین اور بہت عمدہ جانتے ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانے کی لیے حضرت نے یہہ بات فرمائی
پس مراد یہہ ہے کہ یہہ نماز بہتر ہے تمام متاع دنیا سے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر
واجب ہے اور پہلے عشا سے پڑھنا اوسکا جائز نہین * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنی سے پس چاہیے کہ پڑھے جسوقت کہ صبح ہو **ف** جب صبح
ہو تو پہلے فرض فجر کی قضا وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑھنا اوسکا یعنی اتنا
وقت ہے کہ وتر پڑھ سکتا ہے اور ممکن ہو پڑھنا اوسکا تو بعد نماز فجر کی پڑھے اور اگر صاحب ترتیب
نہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے اول پڑھے چاہے بعد اور کہا عبد العزیز بن جریج نے کہ پوچھا ہمنے
حضرت عائشہ رض سے کہ کون سی سورۃ پڑھتے تھے وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت
عائشہ نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکفرون
اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس *
روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود و نسائی نے اور روایت کی یہہ احمد نے ابی بن کعب سے اور
دارمی نے ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد و دارمی نے لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ
ہی تیسری رکعت مین پڑھنی روایت کی ہے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ حنفیون نے اخیر سے
روایت پر عمل کیا ہے کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑھتے ہین چنانچہ حضرت عائشہ رض
سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑھتے تھے اور یہان جو
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہوئی اوسپر عمل اسلیے نہین کرتے ہین کہ اسکی سند مین
کچھہ خلل ہے اور دوسری یہہ کہ یہہ جو ذکر کیا خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کی ہے

کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سی دراز نہین کرتی تہی اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی

اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی اور کہا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

نی کہ سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی ایک کلمی کہ پڑہون مین اونکو وتر کی قنوت

مین وہ یہہ ہین اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ

یا اللہ ہدایت کر مجکو بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ ہدایت کیا تونی اونکو اور عافیت دی مجکو بیچ اون

فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ

بیچ جملہ اون لوگون کی کہ کارسازی کی تونی اونکی اور برکت دی میرے لیے اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو برائی اوس چیز کی سی کہ مقدر کی تونی بیشک تو

وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ

اور نہین حکم کیا جاتا بجز تجھ سی نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اوسکو اور نہین عزت پاتا وہ شخص کہ دشمنی کی تو نی اوس سی برکت والا ہی

رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ف

ای رب ہمارے اور بلند ہی قدر تیری بخشش مانگتے ہین ہم تجھ سی اور رجوع کرتی ہین طرف تیری اور رحمت بھیجی اللہ اوپر نبی کے

پڑہون مین وتر کی قنوت مین یہان مطلق جو وتر کی قنوت مین کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال

مین پڑہنا مراد ہی جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو نصف اخیر رمضان

کی وتر مین اور ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ ہدایت پر یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچنی کی

اعلی مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا

مین ہو یا کوئی ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ تعالی کی نزدیک ذی عزت ہوتا

ہی جیسیکہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آری سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا پس

یہہ سب امتحانات الہی ہین غرضکہ لوگون کی ذلیل کرنیسی اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ تعالی

کی نزدیک وہ عزت والی ہین اور قنوت شافعیہ یہی ہی کہ وتر مین اور فجر کی نماز مین پڑہتی

اور ہماری نزدیک اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ آخر تک ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ افضل

یہہ ہی کہ دونون پڑہی اور کہا ابن ہمام نی کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہہ

کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسری یہہ کہ قنوت وترون مین

تمام سال پڑہی یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسری یہہ کہ قنوت سوای وتر کی اور نماز

ہی پڑہی یا ہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابو حنیفہ کہتی ہین
کہ پہلی رکوع کی اور دونون سند پکڑتی ہین حدیثون سی لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی
اور ہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتی وتر کا کہتی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
روایت کی یہہ ابو داؤد ونسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار بلند
کرتی آواز تیسری بار مین ف دارقطنی کی روایت مین رب الملائکہ والروح بہی آیا ہی یعنی
یون ہی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اون مین نو سورتین مفصل
سی ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ف بعض روایت
مین تفصیل اس مجمل کی یون آئی ہی کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ
اور اِنَّا اَنْزَلْنَا اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت مین وَالْعَصْرِ اور
اِذَا جَآءَ اور اِنَّا اَعْطَیْنَا اور تیسری رکعت مین قُلْ یَا اور تَبَّتْ اور قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ بیداری رات کی مشکل وبہاری ہی پس جب وتر
پڑہی ایک تمہارا یعنی پہلی سونی کی یا تو بر خلاف افضل کی یا واسطی عدم اعتماد ہونی کی ساتھہ جاگنی
کی آخر رات کو پس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین بعد پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کی لئی تو بہتر ہی اور
اگر نہ اوٹہا تو ہونگی یہہ دو رکعتین کافی اوسکی لئی یعنی اصل ثواب تہجد کی نماز کا اوسکی لئی حاصل
ہو جاتا ہی انتہی الحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ
وبارک وسلم ابداً ابداً

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ناشئۃ اللیل در فضیلت نماز تہجد تالیف جناب افادت مآب رمز آگاہ تقرب الٰہی
صدر آرای شرع متین رونق افزای حق ویقین مولوی حاجی محمد قطب الدین صاحب دہلوی در مطبع
ہاشمی مولوی محمد ہاشم علی بتاریخ یکم محرم الحرام ۱۲۷۰ ہجری نبوی بمقام میرٹھہ طبع نمود